سوال

آیت کریمہ "فاثرن بہ نقعا" کا معنی کیا معنی ہے؟ اور کیا یہ چار کلمات (ارتفع، غبار، فی، سحب) اس آیت میں پائے جاتے ہیں؟

جواب

الحمدللہ

1-ارتفع، اور غبار یعنی بلند ہوا اور غبار معنی کے اعتبار سے آیت میں پائے جاتے ہیں، اور "فی" (میں) نہیں پایا جاتا مگر اس پر معنی دلالت کرتا ہے کیونکہ غبار اوپر تو ھواء میں ہی اٹھتا ہے، اور سحب کا لفظ نہ تو لفظی اعتبار سے اور نہ ہی معنی کے اعتبار سے موجود ہے۔

2-قرآن مجید میں ارتفع کے بہت سے مرادفات پائے جاتے ہیں جن میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے:

ا-النشء (پیدا کرنا اور بنانا) جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:

وینشئ السحاب الثقال

اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ الرعد (12)

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

ان ناشئة اللیل ھی اشد وطئا واقوم قیلا

یبشک رات کو اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب اور بات کو بہت درست کردینے والا ہے۔ المزمل (6)۔

ب-الحدب: اللہ تعالی کا فرمان ہے:

من کل حدب ینسلون

ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے الانبیاء (96)

ت-العروج: اس کا معنی صعود اور انتفاع ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تعرج الملائکة والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة

جس کی طرف ایک دن میں فرشتے اور روح چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔ المعارج (4)

ث-الموج : پانی کا پانی سے اونچا ہوجانے کو موج کہا جاتا ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

وھی تجری بھم فی موج کالجبال

وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لیے جارہی تھی ۔ ھود(42) ۔

ج-الربوۃ : اونچی جگہ کوکہتے ہیں ۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین

ہم نے ابن مریم اوراس کی والدہ کوایک نشانی بنایا اوران دونوں کو بلند اور صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی ۔ المومنون (50)

ح-النشز : اس کا معنی بھی ارتفاع ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

یاایھالذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا

اے مسلمانو!جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں ذرا کشادگی پیدا کروتو تم جگہ کشادہ کردواللہ تمہیں کشادگی دے گا ، اورجب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہوجاؤ توتم اٹھ کھڑے ہوجاؤ ۔ المجادلۃ (11)۔

خ-اورلفظ غبار" کی جگہ پرقرآن مجید میں کوئی اورلفظ استعمال ہوا ہے جوکہ اس کے معنی میں آتا ہے اوروہ " ھباء " ہے ۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا :

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا

اورانہوں نے جوعمل کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کرانہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا ۔ الفرقان (23) ۔

اورلفظ " السحاب " کے بھی قرآن کریم میں کئی ایک مترادف لفظ وارد ہیں ، ان میں کچھ یہ ہیں :

ا-المعصرات : اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا

اورہم نے بدلیوں سے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا ۔ النبا (14) ۔

ب–المزن : اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون

کیا اسے تم نے بادلوں سے اتارا ہے یا کہ ہم برساتے ہیں ۔ الواقعۃ (69) ۔

3- عمومی شکل میں انواع تفسیر کو شامل ہونے کے اعتبار سے اور عقیدہ کی سلامتی کے اعتبار سے سب سے بہتر اور افضل تفسیر دو ہیں : ایک تو متقدمین میں سے تفسیر طبری اور متاخرین میں سے تفسیر ابن کثیر ۔

طبری نے اس آیت فاثرن بہ نقعا کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

اللہ تعالی کا فرمان فاثرن بہ نقعا اللہ تعالی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے وادی میں غبار اٹھا دیا ، اور النقع غبار کو کہتے ہیں اور مٹی کو بھی نقع کہا جاتا ہے ۔

اور بہ میں ھا جگہ کے نام سے کنایہ ہے ، اسے ذکر نہیں کیا بلکہ اس سے کنایہ کیا گیا ہے اس لیے کہ یہ معلوم ہے کہ غبار کسی جگہ سے ہی اٹھتا ہے تو اسے ذکر کرنے کی بجائے سامعین کی فھم پر رہنے دیا گیا ۔

اور جس طرح ہم نے کہا ہے اھل تاویل کا بھی قول اسی طرح ہے ۔ تفسیر طبری (276-275/30) ۔

اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

فاثرن بہ نقعا یعنی گھوڑوں کے معرکے والی جگہ پر غبار ۔

تفسیر ابن کثیر (542/4) ۔

واللہ تعالی اعلم .